REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP-3.

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۳

شمارہ ۴۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت موصولہ تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ نبوت (نومبر)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ بغرضِ علاج اِن دنوں لاہور میں قیام فرما ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

● مقامی طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

---

۲۷ صفر ۱۴۰۵ ہجری ۔ ۲۲ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۔ ۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں!!

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ترانوے ۹۳ واں مقدس جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس کی برکات و فیوض سے کما حقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اِس خالصتًہ دینی اور روحانی جلسہ کی عظمت و اہمیت سے متعلق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

● "تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اِس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقینِ کامل ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدم موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے"۔

● "اِس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"۔

● "نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے"۔

● "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اِس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"۔

● "جو بھائی اِس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"۔

● "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی"۔

--- اور ---

● "اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا"۔

(آسمانی فیصلہ)

● "ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کرے خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذو المجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا کر کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۶۳ ہش

علماءِ سُوء کا لائقِ صد نفریں حربہ

اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ چودہ سو سال کے دوران جب بھی اللہ کا کوئی نیک بندہ اصلاحِ اُمّت کے بلند تر مقصد کو لے کر اُٹھا دین کے خود ساختہ اجارہ دار تمام تر دجل و فریب اور اوچھے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور ایسا کرتے وقت انہوں نے کبھی یہ سوچنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی کہ اُن کی اس محاذ آرائی سے اُمّت کو کس قدر نقصان ہوگا اور یہ کہ تاریخ ان کے اس کردار کو کس رنگ میں محفوظ کرے گی۔

چنانچہ پہلی صدی ہجری کے مطلق العنان حاکم ابنِ زیاد کے درباری قاضی شہر شریح نے اپنے زہد و اتقاء کا بھرم رکھنے کے لئے جو دوغلا کردار ادا کیا اُسے تیرہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود تاریخ کے صفحات نے عبرت و نصیحت کے رنگ میں آج بھی محفوظ رکھا ہے۔ یعنی قاضی شریح کا وہ رُوپ کہ جب ابنِ زیاد نے اُسے بطورِ خاص دربار میں بُلوا کر سید الشہداء حضرت امام حسینؓ بن علیؓ کے دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ چاہا۔ تب اپنی مصنوعی پارسائی اور زہد و اتقاء کا ڈھونگ رچاتے ہوئے شریح نے زیاد کے سامنے پڑا ہُوا قلمدان اپنے سر پر دے مارا۔ اور انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں یہ کہتا ہُوا دربار سے نکل گیا کہ :-

"کیا تم مجھ سے ابنِ رسولؐ کے قتل کا فتویٰ چاہتے ہو ؟"

اسی کے ساتھ تاریخ کے صفحات میں اسی شریح کا وہ قابلِ شرم و لائقِ صد نفریں کردار بھی محفوظ ہے جب اسی رات ابن زیاد نے دیناروں سے بھری ہوئی چار تھیلیاں شریح کے گھر بھجوائیں تو اُن کی جھنکار اور چمک دمک نے اُسے کچھ ایسا مسحُور اور از خود رفتہ کیا کہ اگلے روز اُسے دربار میں دوبارہ بُلوانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ بلکہ وہ خود ہی ابنِ زیاد کے پاس آیا اور کہنے لگا :-

"مَیں نے رات بھر قتلِ حسینؓ کے معاملہ پر غور کیا ہے۔ انہوں نے واقعی خروج کیا۔
بنا بریں وہ یقیناً واجب القتل ہیں"

زر پرست علماء سُوء کے مکر و فریب اور خود غرضی کی یہ ایک شرمناک مثال ہی قاری کو لرزہ براندام کر دینے کے لئے کافی ہے۔ مگر شومیٔ قسمت کہ یہ اپنی ذات میں تنہا نہیں بلکہ کم و بیش تمام بزرگان و ائمہ سلف کے درخشندہ تجدیدی کارناموں کے پہلو بہ پہلو قاضی شریح جیسے سینکڑوں خود ساختہ اجارہ دارانِ دین متین کی ایسی ہی بے شمار شرمناک داستانیں جڑی ہوئی ہیں۔ جن کو نگاہِ تصوّر میں لانے سے آج بھی ہماری گردنیں مارے شرم کے جُھک جاتی ہیں۔

گو عالمِ اسلام میں اس نوع کے دین فروش علماء کی اب بھی کوئی کمی نہیں۔ جو اربابِ اقتدار کی شہ پاکر اسلامی معاشرہ کو بدستور تفرقہ و انتشار میں مبتلا کئے رکھنے میں کوشاں ہیں۔ مگر اسے اُمّتِ مُسلمہ کی خوش قسمتی کہیئے کہ آج کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ مُسلمان نہ صرف اُن کی فریب کاریوں سے بخوبی آگاہ ہو چکا ہے بلکہ [illegible] کُفر کے فتوے صادر کرنے والوں کے خلاف یہ آواز بھی اُٹھانے لگا ہے کہ :-

"جہاں تک کُفر کے فتوے کا تعلق ہے فتویٰ صادر کرنے والے مولوی صاحب کا جس بھی فرقہ سے تعلق ہو کسی دُوسرے فرقہ نے اُس فرقہ کے خلاف کفر کا فتویٰ عائد کر رکھا ہوگا —— پاکستان بلکہ دُنیا بھر میں کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کے خلاف کفر کا فتویٰ نہ لگ چکا ہو۔ اگر کُفر کا فتویٰ لگنے سے یہ مولوی صاحب کافر نہیں ہو گئے تو اُن کے فتوے سے کوئی مُسلمان کس طرح کافر ہو جائے گا —— اگر کسی ایسے شخص نے جس کے خلاف ان حضرات نے کفر کا فتویٰ عائد کیا ہو عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا کہ اُن کی تذلیل ہوئی ہے اور شہرت کو نقصان پہنچا ہے تو اُن صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ اس قسم کا مذاق کس قدر مہنگا پڑتا ہے۔
مصر کے گورنر حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک دفعہ کسی شخص کو منافق کہہ دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے اُن [illegible] اس شخص سے معافی مانگ کر صُلح کر لو۔ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ اس سے زیادہ [illegible] سکتی ہے کہ اسے منافق کہہ دیا جائے —— یہاں اُٹھتے بیٹھتے کُفر کے فتوے بٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ معاشرہ میں اس وقت کوئی عمرؓ موجود نہیں ہے"۔
(ماہنامہ طلوعِ اسلام اکتوبر ۱۹۸۴ء)

خورشید احمد انور

جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیئے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ کی نظم ؏
"آقا ترے بغیر یہ گلشن اُداس ہے"
کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پُر اثر اور درد انگیز تازہ منظوم کلام قبل ازیں ماہنامہ "النور" واشنگٹن (امریکہ) بابت ماہ ستمبر ۱۹۸۴ء کے شکریہ کے ساتھ "بدر" مجریہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء میں شائع کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب ہمیں لندن سے بذریعہ ڈاک اس نظم کی مصدقہ نقل بھی موصول ہو گئی ہے۔ جو اپنی ترتیب کے لحاظ سے قبل ازیں شائع شدہ نظم سے قدرے مختلف ہے۔ قارئین کے افادہ و ازدیادِ علم کی غرض سے حضور انور ایدہ اللہ الودود کی اس پاکیزہ نظم کو اس کی اصلی شکل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے قارئین اس کے مطابق ۲۷ ستمبر کے بدر میں مناسب ترمیم کریں گے۔

واضح رہے کہ یہ نظم دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں اہلِ پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اور دوسرے حصہ میں حضور انور نے ان کے جذبات کا جواب دیا ہے دُوسرا حصہ ؏
"بس نامہ بر اب اتنا تو جی نہ دُکھاؤ آج"
سے شروع ہوتا ہے —— (ایڈیٹر)

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے — طائر کے بعد اُس کا نشیمن اُداس ہے
اِک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اُداس — اہلِ چمن فسردہ ہیں گلشن اُداس ہے
نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا داغ اُداس — غنچے کا دِل حزیں ہے تو سوسن اُداس ہے
ہر موجِ خونِ گُل کا گریباں ہے چاک چاک — ہر گُل بدن کا پیرہن تن اُداس ہے
آزردہ گُل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شادکام — برقِ تپاں ہے خندہ کہ خرمن اُداس ہے

سینے پہ غم کا طُور لئے پھر رہا ہے کیا
مُوسیٰ پلٹ کہ وادئ ایمن اُداس ہے

بس نامہ بر اب اتنا تو جی نہ دُکھاؤ آج — پہلے ہی دِل کی ایک ایک دھڑکن اُداس ہے
بن باسیوں کی یاد میں کیا ہوں گے گھر اُداس — جتنا کہ بن کے باسیوں کا من اُداس ہے
مجنوں کا دشت اُداس ہے صحنِ چمن اُداس — صحرا کی گود لیلیٰ کا آنگن اُداس ہے
چشمِ حزیں میں آ تو بسے ہو مرے حبیب — کیوں پھر بھی میری دید کا مسکن اُداس ہے
گھبرا کے دردِ ہجر سے اے میہمانِ عشق — جس من میں آ کے اُترے ہو وہ من اُداس ہے
آنکھوں سے جو لگی ہے جھڑی تھم نہیں رہی — آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساون اُداس ہے
بس یادِ دوست اور نہ کوئی فرشِ دل پہ رقص — سُن کتنی تیرے پاؤں کی جھانجھن اُداس ہے
لو نغمہ ہائے دردِ نہاں تم بھی کچھ سُنو — دیکھو نہ میرے دل کی بھی راگن اُداس ہے

مولا! سمومِ غم کے تھپیڑے پناہ پناہ
اَب انتظامِ دفعِ بلیّات چاہیئے
جُھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم
جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیئے

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آرہے ہیں اب ہمیں ساری توجہ جلسہ کی طرف مبذول کرنی چاہیئے

سب سے ضروری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہوں گا کہ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کے ذریعہ مدد مانگیں!

دعا ہی ہے جو آپ کے روزمرہ منصوبوں میں برکت دیتی ہے، جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے ابھی سے دعائیں شروع کر دیں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۴ نبوت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۴ نومبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور اس سے پہلے کی دو مصروفیات جو اپنی طرف توجہ مرکوز رکھتی ہیں یعنی اجتماع خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ اور اجتماع انصار اللہ، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی گزر چکی ہیں۔ اب ہمیں تمام تر توجہ جلسہ سالانہ کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ اور اس کی تیاری کے وہ حصے جو کچھ وقت چاہتے ہیں اب ان کی طرف خصوصی توجہ دینے کا وقت آگیا ہے۔

مہمان نوازی کی تیاری کے سلسلہ میں سب سے اہم چیز جو انتظامیہ کے لئے پریشانی کا موجب بنتی ہے وہ

مکانات کا حصول

ہے۔ جب تک انہیں وقت پر یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کتنے دوست اپنے اپنے مکانات یا ان کا کچھ حصہ پیش کریں گے وہ صحیح طور پر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہمیں زائد ضرورت کے لئے کس قدر عارضی انتظام کرنے ہیں اور وہ عارضی انتظامات بھی وقت چاہتے ہیں۔ مثلاً کیمپنگ گراؤنڈز بنانا اور ٹینٹوں کا انتظام کرنا اور اس کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنا یہ ساری چیزیں صحیح تخمینہ کا تقاضا کرتی ہیں۔ اس لئے وہ دوست جنہوں نے اپنے دلوں میں پہلے سے ہی فیصلہ کر لیا ہوگا کہ ہم اپنے مکان کا فلاں حصہ سلسلہ کے انتظام کے تحت مہمانوں کو دیں گے انہیں چاہیئے کہ وہ اس کی اطلاع دینے میں دیر نہ کریں۔ اور جلد از جلد کوشش کریں کہ یہ اطلاع افسر جلسہ کو پہنچ جائے۔ اور اس کے علاوہ جو نئے مکان بن رہے ہیں انہیں بھی اس سے اچھا کوئی موقعہ میسر نہیں آسکتا کہ مکان کا افتتاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان کریں۔ یہ بہت ہی بابرکت افتتاح ہوگا۔ تو اس لئے انہیں بھی چاہیئے کہ اگر وہ نامکمل حالت میں بھی ہیں یا اندازہ لگا کر اگر وہ سمجھیں کہ پندرہ یا بیس دسمبر تک وہ جلسہ کے انتظام کے سپرد کر سکیں گے تو اس وقت کی کیفیت ان کے اندازے کے مطابق کہ دروازے ہوں گے یا نہیں۔ کھڑکیاں ہوں گی یا نہیں۔ کتنے کمرے ہیں۔ غسل خانوں کے انتظام کی کیا کیفیت ہے۔ لیٹرینز موجود ہیں یا نہیں ان سے متعلق جملہ معلومات افسر جلسہ کو مہیا کر دیں تاکہ وہ انہیں بھی اپنے تخمینوں میں شامل کر لیں۔ مکانات کے علاوہ دوسری بہت اہم ضرورت

خدمات کی پیشکش

ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل ربوہ ہمیشہ ہی بہت اعلیٰ نمونہ خدمات پیش کرنے میں دکھاتے ہیں۔ ایسے ایسے گھر بھی ہیں جن میں کام کرنے والا ایک ہی بچہ ہوتا ہے اور وہ اسے ہی پیش کر دیتے ہیں۔ پھر وہ کام کس طرح چلاتے ہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر حال ربوہ کے کارکنوں کی طرف سے بہت ہی اعلیٰ روح دکھائی جاتی ہے۔ خصوصاً چھوٹے بچے تو اس محبت اور اخلاص کے ساتھ سردی میں کام کرتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر روح وجد کرتی ہے۔ دنیا کی کسی قوم میں ایسے بچوں کا نمونہ نہیں ملے گا۔ نہ امیر قوموں میں نہ غریب قوموں میں۔ نہ مغربی میں نہ مشرقی میں کہ ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر اور وہ مقصد بھی ایسا اعلیٰ کہ رب عظیم سے تعلق رکھنے والا مقصد ہے اسے حاصل کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے نہایت ہی غریبانہ حالت میں جنہیں تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے بھی میسر نہ آرہے ہوں وہ والہانہ جذبہ کے ساتھ خدمت کریں اور ایسی خدمت کریں کہ جو مزدوروں کی مزدوریوں سے بڑھ جائے۔ میں نے بچوں کو ایسے مشقت کے کام بھی کرتے دیکھا ہے کہ روٹیوں کی ٹوکریاں بھر بھر کے لے جانا اور پھر ساری رات تھوڑا سا وقفہ ملتا ہے پھر وہ سارا دن وہی کام کرتے ہیں کہ جو عام طور پر مزدور بھی اس قدر محنت سے نہیں کر سکتے۔

پس اہل ربوہ کو یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ آپ خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے موجود ہے۔ صرف یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اب اپنی خدمت کو پیش کرنے میں دیر نہ کریں اور جو بھی بچہ یا جوان پیش ہو اسے پہلے سے ہی ان کی ذمہ داریوں سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ اتنے بڑے انتظامات میں بعض اوقات کمزور بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے بری عادتیں لے کر بھی آتے ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے کہ ایک سو سائٹی کلیتہً پاکیزگی کے بہترین معیار تک پہنچ جائے۔ اس لئے ہمیں علم ہے کہ یہ واقعات ہوتے ہیں۔ یعنی نہایت ہی اعلیٰ مخلص بچے بھی ملتے ہیں، ان میں سے بعض کمزور بھی ہوتے ہیں۔ بعضوں کو گالی دینے کی عادت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایسے بھی واقعات ہوئے کہ ایک بچے نے دوسرے بچوں کی کوئی چیز چوری کر لی۔ تو یہ ایسے واقعات نہیں ہیں کہ جنہیں ہم دنیا سے چھپائیں۔ یہ حقائق ہیں اور ہمیں قرآنی تعلیم کے مطابق حقائق کے ساتھ جڑ کر رہنا ہے۔ اسی میں ہماری زندگی ہے۔

قرآن کریم کی عظمت

اور حوصلہ دیکھیں، ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جبکہ

"تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔"
(کشتی نوح ص ۱۳)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۴ رابندرا سرانی۔ کلکتہ [illegible] گرام: "GLOBEXPORT" فون: 27-0441

انسانیت نے اپنے عروج کو پایا ہے اور مکارم الاخلاق پر فائز انسان جو انسان کامل تھا اس نے [illegible] ہے تو اس وقت کے مدینہ کی کمزوریوں کے حالات بھی ہمارے لئے ریکارڈ کر دیئے اور بتایا کہ منافقین کیا کر رہے ہیں۔ کہاں گندگی ہو رہی ہے اور کیا کیا غلاظتیں ہو رہی ہیں۔ اور جو لوگ اُس نور کی روشنی سے محروم رہے تھے ان سے متعلق قرآن کریم نے یہ بتانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی کہ انہوں نے اپنے لئے اندھیرا اختیار کیا۔ پس سُورج کی روشنی کی موجودگی میں بھی ان لوگوں کے لئے اندھیرے قائم رہے جنہوں نے خطرات اور بند کمروں میں روشنی کو اپنے لئے پسند نہیں کیا۔

پس ربوہ کی سوسائٹی تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ سوسائٹی ہے۔ اس لئے آقا سے بڑھ کر روحانی انقلاب کا دعویٰ تو کیا ہی نہیں جا سکتا یہ ناممکن ہے، اس لئے وہ حقائق جو قرآن نے نہیں چھپائے ان پر پردہ ڈالنے کا کوئی موقعہ نہیں۔ یہ تو بے مقصد اور لغو بات ہوگی۔ پس ہم محض اچھے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ بلکہ جو کمزور ہیں انہیں بھی نمایاں کریں گے اور درست [illegible] گے اور ان کی

اِصلاح کی کوشش

کریں گے۔ کیونکہ قولِ سدید کے بغیر اصلاح ناممکن ہے۔

مَیں نے جو کمزوریاں اپنے انتظامات کے دوران، جو مختلف موقعوں پر مختلف رہے ہیں، دیکھیں، ان میں سے بعض باتیں کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سے نوجوانوں کی تربیت شروع کر دی جائے۔ گھروں میں بار بار یہ باتیں ہوں کہ اس جلسہ پر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں دُہرانی چاہیئے۔ مثلاً بعض بچے نماز میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ ہماری زندگی کا تو مقصد ہی عبادت کا قیام ہے۔ اور اگر اسی میں ہم کمزوریاں دکھانے لگیں گے تو اس جلسہ کا کیا فائدہ۔ اور پھر باہر سے آنے والے آپ سے سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ انتظامات میں شامل بچوں کو نماز کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ بلکہ سارے اہلِ ربوہ کو بہترین معیار دکھانا چاہیئے۔ اور پھر اس پر قائم رہنا چاہیئے۔ عبادت تو کوئی دکھاوے کی چیز نہیں ہے، مراد صرف اتنی ہے کہ آنے والے نیک نمونہ پکڑیں۔ اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے وہ پاک اور نیک نمونہ آپ کی زندگی کا جزو بنا رہے۔ پس عبادت پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے کہ کم سے کم ہمارے کارکنوں کا معیار نہایت اعلیٰ ہو۔

دُوسرا حصّہ ہے زبان کی صفائی

اس میں گالی، سخت کلامی، غصہ میں آکر اپنے جذبات کو کنٹرول نہ کر سکنا۔ یہ ساری چیزیں مہمان نوازی کے تقاضوں کے بھی خلاف ہیں اور عام اخلاقی تقاضوں کے بھی۔ اس لئے کارکنوں کو ابھی سے اپنے ذہن میں یہ جگالی کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم میں کون کون سی کمزوری ہے۔ جو میزبان کی شان کے خلاف ہے۔ اور جو عام حالات میں انسان کی شان کے بھی خلاف ہے۔ تو ان کمزوریوں کو دُور کرنا چاہیئے۔

تیسری چیز دل کی صفائی ہے۔ جب تک دل میں مہمان نوازی نہ ہو، جب تک دل مہمان کی محبت سے از خود نہ بھرے

میزبانی کے اُسلوب اور سلیقے

نہیں آ سکتے۔ آپ کسی کو جتنا چاہیں سکھائیں اگر اس کے دل میں مہمان نوازی نہیں ہے، محبت کا جذبہ نہیں ہے تو سیکھے ہوئے کی ادائیں اور ہوں گی اور جو دل سے پھوٹتی ہیں وہ ادائیں بالکل اور ہوتی ہیں۔ ان میں ایک عجیب بے اختیاری پائی جاتی ہے۔ اگر آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے واقعات پڑھیں تو ہر واقعہ اور ہر نقطہ پر دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دل سے پھوٹی ہوئی مہمان نوازی ہے۔ اس میں تصنع یا کسی قسم کی بناوٹ کا دخل نہیں۔ پس [illegible] پیدا کرنا چاہیئے اور بچوں، بڑوں، عورتوں، مردوں سب کو سمجھانا چاہیئے کہ مہمان نوازی [illegible]

اسی سلسلہ میں [illegible] چاہیئے کہ مختلف تنظیموں کی طرف سے مہمان نوازی سے متعلق [illegible] واقعات [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں یا مسیح موعود [illegible] الصلوٰۃ والسلام [illegible] ان کو دوبارہ اجاگر ہوتے دیکھا ہے، ان پر مشتمل مضامین [illegible] جائیں۔ بچوں کو [illegible] جائیں۔ چھوٹے چھوٹے [illegible] اور یہ ایک سلسلہ چل پڑے کہ مہمان نوازی کیا ہوتی ہے۔ [illegible] ہم انہیں حاصل نہیں کریں گے [illegible] کا حق ادا نہیں کر سکیں گے۔

جہاں تک

بیرونِ ربوہ کی خدمات

کا تعلق ہے وہ بھی بہت اہم ہے کیونکہ بہت سارے کاموں کے شعبے ایسے ہیں جن میں ربوہ کے کارکنان مہیا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام جتنے تیزی سے پھیل رہے ہیں اور آنے والوں کی تعداد مقامی آبادی کی نسبت سے اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ اب یہ ممکن نہیں ہے کہ ربوہ کے کارکنان ہر قسم کی خدمات خود ہی کر سکیں۔ اس لئے ہمیشہ سے تو نہیں لیکن اب چند سالوں سے بیرونِ ربوہ کارکنان بھی اپنے آپ کو خدمات کے لئے پیش کرتے ہیں۔ انصار بھی اور خدام بھی۔ تو انہیں مَیں مطلع کر رہا ہوں کہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے یہ خطبہ سُنتے ہی جلد از جلد اپنے نام بھجوانا شروع کر دیں۔ اندازہ ہے کہ سات سو بیرونی کارکنان کی ضرورت ہوگی۔ لیکن یہ اس صُورت میں ہے کہ اگر جلسہ پر آنے والوں کی تعداد اسی نسبت سے بڑھے جس طرح ہر سال کم و بیش بڑھتی ہے اور اگر اس نسبت میں اضافہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اچانک اس تعداد کو بڑھائے تو پھر مزید کارکنوں کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اس لئے اگر سات سو کی ضرورت ہے تو ہمیں ہزار پر تسلی پانی چاہیئے۔ لہٰذا انتظامیہ یہ کوشش کرے کہ ہزار بیرونی کارکنان کی فہرستیں مکمل ہو چکی ہوں۔ اور اُن کے کام بھی معیّن ہو چکے ہوں۔

ایک حصّہ گھروں کو آرام دہ بنانے سے متعلق ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو

ابھی سے صفائیاں شروع ہو جانی چاہئیں

اور چھوٹی چھوٹی مرمّتیں بھی شروع ہو جائیں۔ ہر انسان اپنی توفیق کے مطابق مرمّتیں کرتا ہی رہتا ہے لیکن مرمت کا یہ موقع سب سے اچھا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خاطر مرمت کریں گے۔ اور آپ کی یہ مرمت عبادت بھی بن جائے گی۔ آپ کے گھر کی بھی مرمّت ہو رہی ہوگی اور ساتھ ہی آپ کے دِل اور رُوح کی بھی مرمّت ہو رہی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں بھی برکت بخش رہا ہوگا۔

پس اس لئے اس نیّت سے مرمّت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر آنے والے مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بھی کہلاتے ہیں۔ اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ آرام مہیا ہو۔

اس سلسلہ میں بسا اوقات جو دقّتیں پیش آتی ہیں اُن میں سے ایک بستروں کی کمی ہے۔ بعض دفعہ مہمان بار بار بتانے کے باوجود سفر کی دقّتوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اپنے بستر لے کر نہیں آتے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ایک خاص تعداد سے زیادہ آنے والوں کو بستر مہیا کئے جا سکیں۔ تو اس کے لئے چند سال پہلے مَیں نے ایک گھر میں ایک بڑی اچھی ترکیب دیکھی تھی۔ بستر بنانے کی وہ بڑی سادہ سی ترکیب ہے۔ اگر اسے اختیار کیا جائے تو وقتی ضرورت پُوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پُرانی کھاد کی بوریاں دھو کر اس سے غلاف بنائے اور اُن میں پرالی بھری۔ اور ان کو اُوپر نیچے سے ٹیک کر کے ایک طرف رکھ لیا۔ اور جب اُن کے مہمان آئے جن کے پاس بستر وغیرہ نہیں تھے تو ان کو اس کی توشکیں دے دیں۔ اور جو زائد توشکیں ہوں وہ اُوپر لینے کے کام آ جاتی ہیں۔ چنانچہ اس طرح ڈبل بستر بن گئے۔ مَیں نے جب اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ

نہایت ہی کامیاب تجربہ

ہے۔ گرم بھی بہت رہتا ہے اور نرم بھی ہے۔ اس توشک کو دیکھ کر مہمان بہت خوش ہوئے۔ تو بہت سستی توشک بن جاتی ہے۔ روئی خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرالی آپ کو مفت میں مل جائے گی اور بیویاں بچے اور بیٹیاں مل کر دو دو ٹانکے لگا کر توشکیں بنا لیں۔ اور اس کے بعد پھر آپ کو رکھنے میں بھی آرام ہے۔ اُسے خالی کیا اور اگر کوئی گائے بکری وغیرہ ہے تو توشک کا اندرونی حصّہ (پرالی) اُسے کھلا دیں۔ اور باہر والا حصّہ (غلاف) دھو کر تہہ کر کے رکھ لیں تو آپ کی یہ توشکیں بہت چھوٹی سی جگہ میں آ جائیں گی۔

پس اس طرح کی ترکیبیں سوچ کر مہمانوں کے لئے اور بھی آسائش کا انتظام کریں۔

غسل خانے اور لیٹرینز کی دِقّت کے سلسلہ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی میزبان یہ ارادہ کرے کہ مَیں نے کچھ کرنا ہے تو بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں ایسی ہیں جن کے خریدنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر انسان فیصلہ اور ارادہ کر لے تو اکثر کا تو آسانی سے انتظام ہو جاتا ہے۔ غسل خانے بنانے کا تو وقت ہی نہیں ہے۔ اس کے لئے خرچ کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن وقتی غسل خانے آسانی سے بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ہم نے اپنے گھروں میں بھی دیکھا ہے

شروع شروع میں ہم نے اس طرح کے غسلخانے بنائے تھے کہ باہر اینٹوں کا ایک تھڑا سا بنالیا۔ اس کے اُوپر مٹی کے مٹکے رکھ دیں۔ اور ان میں پانی بھر دیں۔ یا اگر توفیق ہو تو گرم پانی کا بھی ساتھ ہی انتظام کر دیں۔ ایک چھوٹا سا ڈرم رکھ کر اس میں آگ جلا دی جائے۔ تاکہ جس نے بھی پانی گرم کرنا ہو تھوڑا سا پانی مٹکے سے لیا اور تھوڑا سا وہاں سے لے لیا۔ پھر یہ بھی کہ باتھ روم کی دیوار کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شیشے لٹکا دیں اور اگر چلمچی نہیں بنائی جا سکتی تو بیٹھنے کا انتظام کر دیں کہ مہمان نیچے بیٹھ کر چھوٹی چھوٹی پیڑھیوں پر اپنا شیو بنا سکیں۔ یا جس نے ڈاڑھی بنانی ہے وہ ڈاڑھی بنائے۔ مگر شیشہ اور پانی ہونا چاہیئے کہ یہ سب سے بڑی ضرورت ہے۔

عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک غسلخانہ کافی ہے۔ لیکن ایک کافی نہیں ہوتا۔ جہاں غسل خانہ کے لئے اتنی آدمیوں کی لائن لگ جائے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس طرح کتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اسی طرح عارضی طور پر چھوٹے چھوٹے TOILETS بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ جگہ جگہ بورے کر کے اگر پردہ کا انتظام ہو جائے تو معمولی بات ہے۔ اتنا بڑا خرچ نہیں ہے۔ بہرحال اس سلسلہ میں جلسہ سالانہ کا انتظام بھی مدد کرتا ہے۔ پس گھروں میں TOILETS اور لیٹرینز بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہے

زیادہ انتظام کیا جائے

سجاوٹ بھی زندگی کا ایک حصہ ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اپنی زینت لے کر جایا کرو۔ اصل زینت تو وہ اندرونی سجاوٹ ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں لیکن ظاہری سجاوٹ اور ظاہری زینت بھی سنت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بھی صاف ستھرے اور پاکیزہ اور زینت اختیار کرنے والے تھے۔ اور آپ کے صحابہؓ بھی جہاں تک توفیق تھی ایسا ہی کرتے تھے۔

پس گھروں کی زینت بھی مہمان نوازی کا ایک حصہ ہوتی ہے۔ اس میں بعض محلے اگر چاہیں تو ایک رنگ اختیار کر سکتے ہیں۔ رنگ اکٹھا منگوا لیا جائے جو سستا رہے گا۔ اور پھر بعض محلے ایک خاص رنگ کا پیٹرن بنا سکتے ہیں کہ ہمارے محلہ کی سڑک کی طرف سے نظر آنے والی دیواروں کا یہ رنگ ہوگا۔ اور دروازوں کا یہ رنگ ہوگا۔ اگر تخمینے تیار کئے جائیں تو بہت معمولی خرچ پر یونیفارمیٹی آجائے گی۔ اور ایک ہی رنگ میں بعض محلے اچھے بھی لگیں گے۔ اور یہ نظارہ دیکھ کر اہل محلہ کو بڑا لطف آئے گا۔ یہ صرف مہمانوں کے لئے نہیں بلکہ ان کے اپنے بھی کام آنے والی چیز ہے۔

سجاوٹ سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ پہلے کی نسبت زندگی زیادہ آسان ہو جاتی ہے۔ اور پھر اسی گھر میں زیادہ لطف آنے لگتا ہے۔ جہاں زینت ہو۔ زینت کے لئے ضروری نہیں کہ لاکھوں یا کروڑوں روپے کا انتظار کیا جائے۔ غریبانہ زینت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے سلیقہ چاہیئے۔ ارادہ ہو تو زینت اختیار کرنا اتنا مشکل کام نہیں۔ اگر صحنوں اور گلیوں کی صفائی ہوگی تو زینت بھی ہوگی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اُوپر سجاوٹ ہو اور نیچے گند ہو۔

میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ صحنوں اور گلیوں کی صفائی کا پہلے انتظام کیا جائے۔ ان دونوں کو میں بریکٹ کر رہا ہوں۔ کیونکہ بعض دفعہ صحن کی صفائی کا مطلب ہوتا ہے گلیوں کا گند۔ اور گلیوں کی صفائی کا مطلب ہے گھر میں گند پڑا رہے۔

یہ دونوں چیزیں نہیں ہونی چاہئیں

دونوں کو بیک وقت پیش نظر رکھ کر اپنا لائحہ عمل تجویز کریں۔ صحنوں کا گند گلیوں کا گند نہیں بننا چاہیئے۔ اور گلیاں اس لئے نہیں صاف ہونی چاہئیں کہ آپ کے صحن گندے رہتے ہیں۔ دونوں چیزیں بیک وقت صاف کرنے کے لئے آپ کو صرف اپنے ذرائع پر انحصار نہیں کرنا۔ بلکہ انتظامیہ کو لازماً اس میں آپ سے تعاون کرنا ہوگا۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ صدران محلہ کی کمیٹیاں بنیں۔ اور ان باتوں کا خیال کریں کہ وہ لوگ جو گند باہر پھینکیں گے انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور اس گند کو وقت پر وہاں سے دور کرنے کے لئے کیا انتظام ہونا چاہیئے۔ وہ گندی نالیاں جن میں اندھیرے میں مسافروں کے پاؤں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کے کپڑے گندے ہو جاتے ہیں ان کے لئے کیا صورت بنانی چاہیئے۔ کوئی راہ گزر بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جہاں مسافر کے لئے کوئی خطرہ ہو۔ اِمَاطَةُ الْأَذٰى ایمان کا ایک حصہ ہے۔ ہر تکلیف دہ چیز کو ہم نے اپنی گلیوں وغیرہ سے دور کرنا ہے۔

اسی طرح بازاروں میں صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ بازاروں میں دکانداروں کا یہ رجحان ہوتا ہے کہ وہ ایسے موقعوں پر جہاں بکری بڑھنے کا امکان ہو سجاوٹ کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات وہ اپنی دکانیں سجا کر اپنے گند باہر پھینک رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں بھی ان دونوں چیزوں کو اکٹھا رکھنا ہے۔ دوکان کی سجاوٹ بازار کی تکلیف میں منتقل نہ ہو جائے۔ اور دکان کی وسعت بازار کی تنگی میں منتقل نہ ہو جائے۔

پس یہ دو تکلیفیں ہیں جو عموماً ایسے موقعوں پر پیش آجاتی ہیں تو ان کے لئے انتظامیہ کو مستعد ہونا چاہیئے کہ تھڑے بڑھتے بڑھتے گلیوں کو نہ روک لیں۔ اور بازاروں میں چلنا مشکل ہو جائے۔ لہذا جہاں تک بھی ممکن ہو سٹرکوں وغیرہ کی صفائی ضرور کی جائے۔

ہمارا ایک

شعبہ مکھی مار اور مچھر مار

ہے۔ میں نے اس کا انچارج ڈاکٹر عمر دین صاحب کو بنایا تھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا کام کرتے رہے ہیں۔ دوائیاں بھی مل گئی ہیں لیکن اب بھی کہیں مکھی نظر آجاتی ہے تو جلسہ سے پہلے اس کے لئے سپیشل سکیم بنانے کی ضرورت ہے۔ مکھی کا بالکل قلع قمع کر دینا چاہیئے۔ مچھر کے لئے دوائیاں انہیں مل سکی ہیں یا نہیں اس کا تو علم نہیں لیکن مکھی کے لئے تو وافر مقدار میں دوائی آچکی ہے۔ اسے چھوٹے چھوٹے پیکٹوں میں بند کر کے گھروں میں تقسیم کریں۔ صدران محلہ یا خدام کی معرفت یا پھر دکانداروں کے ذریعہ بازاروں میں اس کی عام APPLICATION کا انتظام کیا جائے۔ مساجد میں جہاں رکھی جاتی ہیں ان کے پاس اگر بوریاں بھگو کر رکھ دی جائیں تو مکھیاں ان کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس میں سے ایک خاص بو بھی نکلتی ہے جو مکھی کو کھینچتی ہے۔ اسی طرح کھڑکیوں اور دہلیزوں وغیرہ پر رکھوانے کا انتظام کیا جائے۔ اس کے علاوہ جہاں گند کے جو سٹور بنے ہوئے ہیں ان پر بھی چھڑکاؤ کا انتظام کیا جائے تو [illegible]

بہت تھوڑے عرصہ میں

مکھی کا تقریباً قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے تین حصوں میں تیاری کرنی چاہیئے۔ ایک APPLITION ابھی ہو جائے۔ پھر جلسہ کے قریب لیکن اتنا قریب نہ ہو کہ مکھی کھانے میں مرنا شروع ہو۔ کیونکہ جب وقت تھوڑا رہ جائے تو اس وقت ابھی دوائی تازہ ہوتی ہے اور اگر مکھیاں بچی ہوئی ہوں تو وہ اس پر بیٹھ کر مرتی نہیں۔ بعض دفعہ کمزور ہو جاتی ہیں تو پھر سالن یا دودھ میں گر کر جان دے دیتی ہیں تو اس طرح کافی گند پڑتا ہے۔ پس جلسہ سے پہلے ضروری ہے کہ جو مکھی مارنی ہے وہ پہلے سے مار چکے ہوں۔ پھر تیسرا مرحلہ جلسہ کے معاً بعد۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ بچی ہوئی مکھیاں جلسہ کی غذا پر خوب نشو ونما پاتی ہیں۔ لہذا اگر آپ جلسہ کے فوراً بعد انتظام کریں گے تو انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ ایک ایسا شہر بن جائے گا جو مکھی سے پاک ہوگا۔ اور اس لحاظ سے خدا کے فضل سے مشرق میں ایک نمونہ کا شہر ہوگا۔

جہاں تک انتظامیہ کے کاموں کا تعلق ہے، انہیں جو کام عارضی طور پر کرنے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو کمیٹی کے تعاون اور اجازت کے ساتھ (جہاں اجازت اور تعاون ضروری ہو) سڑکوں پر راہ نمائی کے لئے بورڈ آویزاں کئے جائیں۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ مختلف جگہوں کی اچھی طرح راہ نمائی ہو جن میں آنے والے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح سڑکوں کے چھوٹے چھوٹے نقشے بنا کر بورڈوں کے اُوپر یا نیچے آویزاں کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ

بعض کام مستقل نوعیت کے ہیں

جیسے پبلک TOILETS اور لیٹرینز وغیرہ کا انتظام ہے۔ ہمارے ملک میں یہ ایک بڑی کمزوری ہے۔ نہ صرف ہمارے بلکہ مشرق کے بہت سارے ملکوں میں کہ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ بعض بڑے بڑے شہروں میں بھی کوئی انتظام نہیں ہوا کرتا تھا۔ اگر کوئی بازار وغیرہ چلا جاتا تو اس بیچارے کی حالت خراب ہو جاتی۔ ایک دفعہ ایک پرانے بڈھے نے بتایا کہ میں لاہور دیکھنے گیا تو قید ہو گیا۔ میرا جرم صرف یہ تھا کہ مجھے پیشاب آگیا اور کوئی جگہ نہیں ملتی تھی۔ اس زمانہ میں مال روڈ کو ٹھنڈی سڑک کہتے

تھے ان پر مَیں ہر طرف بہت دَوڑا مگر مجھے کوئی جگہ نہ ملی۔ پھر مَیں وہیں ایک طرف بیٹھ گیا تو پولیس نے مجھے پکڑ لیا۔ اور تھانے پہنچا دیا کہ تم نے جگہ گندی کی ہے۔ تو جو لوگ صفائی چاہتے ہیں اور جگہ گندی نہیں کروانا چاہتے وہ اس کا انتظام بھی تو کیا کرتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ میلوں میل شہر ہو اس میں ایک بھی TOILET نہ ہو اور توقع آپ یہ رکھیں کہ باہر سے آنے والے باہر جا کر ہی فارغ ہوں۔ اہلِ ربوہ کو

بہت زیادہ پبلک سہولتوں کی ضرورت

ہے کیونکہ بڑی کثرت سے بار بار لوگ یہاں آتے ہیں۔ اور یوں بھی ہر ہفتہ ہی آنے والے لوگوں کا ہجوم خلائق لگا ہی رہتا ہے۔ تو جہاں پبلک CONVENIENCES کی ضرورت ہے اس کے لئے تو ایک لمبی پلاننگ کرنی پڑے گی۔ اور صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ کو مدّنظر رکھ کر یہ منصوبہ بنانا چاہیئے۔ اور اس کے کچھ ضروری حصّوں کو ہر سال مکمّل کرتے رہنا چاہیئے اور اس سال بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ معیاری غسل خانے۔ ان کی صفائی کا انتظام اور پھر جن لوگوں کو غسل خانہ استعمال کرنے کا طریق نہ آتا ہو انہیں سمجھانے والا کارکن بھی ڈیوٹی پر ہو۔ ایسے سیٹ بعض ضروری جگہوں پر بن جائیں۔ جلسہ سالانہ کے قریب بھی اور بازاروں میں بھی بعض جگہ ایسے سیٹ بنائے جائیں۔ اب چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اگر مستقل نہ ہو سکے تو کچھ عارضی ہی سہی لیکن کوشش یہی کریں کہ ایک مہینہ کے اندر اندر اچھی اور مستقل قسم کی لیٹرینز اور TOILET وغیرہ بن سکیں تو وہ بنائے جائیں۔

پس یہ تو عمومی باتیں ہیں جو مَیں نے کہنا تھیں۔ ان میں سے ایک حصّہ جو بیان ہونے سے رہ گیا ہے وہ مہمان کی خوراک سے متعلق ہے اگر جلسہ کی طرف سے مہمان کی خوراک کا انتظام ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جہاں تک بس چل رہا ہے انتظامیہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ

خوراک کے انتظام میں بہتری

ہو مشینوں میں جو روٹی پکتی ہے اس کی وجہ سے کچھ دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ کسی جگہ سے روٹی جل جاتی ہے یا کچی رہ جاتی ہے۔ اسے بھی بہتر بنانے کی کوشش ہو رہی ہے اور یہ سارا کام سارے کا سارا خودکار (COMPLETELY AUTOMATIC) بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور تجربہ بھی کیا گیا ہے اُمید ہے کہ اس سال اسے بہت سارے لنگروں میں داخل کر دیا جائے گا اور آہستہ آہستہ ہم پیڑے والیوں اور روٹی والوں کی خدمات سے مستغنی ہوتے چلے جائیں گے۔ روٹی کی کوالٹی میں بہت بڑی خرابی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ پیڑے بنانے والی کوئی موٹا اور کوئی پتلا بنا رہی ہے جبکہ مشین میں ایک آنچ رکھی ہوئی ہے۔ کہیں سے زیادہ وزنی روٹی اور کہیں سے کم وزنی روٹی گزر رہی ہے اس سے کہیں روٹی جل جاتی ہے اور کہیں سے کچی رہ جاتی ہے۔ تو یہ ساری دقتیں آٹومیشن (AUTOMATION) کے ذریعہ دُور ہو سکتی ہیں۔ جب خودکار مشینیں کام کریں گی جو پیڑا بھی بنا رہی ہوں اور روٹی کو شکل بھی دے رہی ہوں تو انشاء اللہ یہ ساری دِقتیں دُور ہو جائیں گی۔

مجھے ایک امکان نظر آ رہا ہے

خطرہ کہنا تو نہیں چاہئے تھا۔ خطرہ تو نہیں امکان ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر مہمان زیادہ آ جائیں تو ہو سکتا ہے کہ موجودہ انتظام ناکافی ہو۔ ایسی صورت میں ہمیں گھروں میں کچھ زائد انتظامات کے ساتھ تیار رہنا چاہیئے۔ ایسے گھر جنہیں خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے وہ پہلے بھی کوشش کرتے ہیں کہ مہمانوں کا بوجھ وہ خود ہی اُٹھاتے ہیں اور صرف ایک حصّہ ہے جو لنگر خانہ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ مگر اس کے علاوہ بھی آپ کو تیار رہنا چاہیئے کہ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ آپ نے اپنے مہمانوں کو تین یا چار وقت کا کھانا خود دینا ہے تو وہ اس کے لئے راشن پہلے سے تیار رکھیں۔ اور یہ سسٹم بھی بنا کر رکھیں کہ کس طرح سے روٹی مہیا کی جائے گی۔ ایسی صورت میں مہمانوں کی بھی خدمت میں بے تکلفی سے اپنے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے۔ پاکستان سے جو لوگ انگلستان وغیرہ جاتے ہیں تو ایسے ملکوں میں بڑی خوشی سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور آپس میں مل کر بھائی بہنوں کی طرح گزارہ کرتے ہیں۔ پس آنے والے بھی

ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہو کر آئیں

کہ اگر ان کو گھروں میں اپنی خدمات کی ضرورت ہو روٹی پکانے، سالن بنانے کے سلسلہ میں یا پھر برتن

دھونے کے معاملہ میں تو وہ سارے مل کر گزارہ کریں گے۔

جہاں تک راشن کا تعلق ہے وہ آپ چند دنوں کا زائد رکھ لیں۔ آپ خدا تعالیٰ کی خاطر جو راشن زائد خریدیں گے وہ آپ کے باقی راشن میں برکت دے گا۔ اور سارے سال کے خرچ میں زیادتی نہیں ہوگی۔ بلکہ آپ دیکھیں گے کہ کمی آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے دینے کے ڈھنگ بڑے نرالے ہیں۔ برکتیں بھی حیرت انگیز طریق سے عطا فرماتا ہے۔ اور یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے۔ یہ کوئی فرضی قصہ نہیں ہے۔ پس اس دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ذاتی مہمان نوازی کا خاص طور پر انتظام کریں۔

آخری بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہوں گا وہ دُعا ہے۔

دُعا کے ذریعہ مدد مانگیں

مشکلات کے بہت سے ایسے مواقع ہوتے ہیں جن پر آپ جتنا مرضی منصوبہ بنائیں اور تفصیل سے سوچیں اُن تک آپ کی نگاہ جاتی ہی نہیں۔ وہ تو اچانک پیدا ہونے والے بعض واقعات اور حادثات ہیں جو دنیا کی روزمرّہ زندگی کا حصّہ ہیں۔

پس دُعا ہی ہے جو آپ کے روزمرہ کے منصوبوں میں بھی برکت دیتی ہے۔ اور ان اتفاقی حادثات کے شر سے بھی آپ کو محفوظ رکھتی ہے۔ آپ کے حوصلوں کو بھی وسعت دیتی ہے۔ آپ کی قوتِ عمل کو بھی وسعت دیتی ہے۔ اور آپ کی کوششوں کو بہتر پھل لگاتی ہے۔ اس لئے ابھی سے خاص طور پر جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دُعائیں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے حافظ و ناصر ہو اور ہمیں نہایت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ محبت کے اسلامی ماحول میں آنے والے مہمانوں کی بہترین خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

(منقول از الفضل ربوہ ۲۶ر نومبر ۱۹۸۳ء)

فریضۂ تبلیغ — اور — خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کے سالانہ اجتماع منعقدہ لنڈن سے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز اور معرکۃ آراء خطاب کو بعنوان "فریضۂ تبلیغ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" ۲۲×۱۸ سائز کے خوبصورت کتابچہ کی صُورت میں شائع کرنے کی سعادت ملی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مجلس مرکزیہ کی اس حقیر سعی کو ملاحظہ فرمانے کے بعد پیارے آقا نے ازراہِ شفقت جس خوشنودی اور نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہم سب اراکینِ مجلس بھارت سے فریضۂ تبلیغ کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروفِ عمل ہو جانے کا تقاضا کرتی ہیں۔

حضور انور تحریر فرماتے ہیں:—

پیارے عزیز صدر خدام الاحمدیہ قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کی طرف سے ارسال کردہ کتابچہ "فریضۂ تبلیغ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" موصول ہُوا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس دَور میں آپ سب کو بیش از بیش خدمات کی توفیق دے۔ اور ہر خادم مبلغ نظر آنے لگے۔ اور نورِ احمدیت کے پھیلانے کا فریضہ اپنے سپرد لے لے۔ سب کو میرا بہت بہت محبت بھرا اسلام۔ والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

(مکتوبِ گرامی مرقومہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۴ء)

کتابچہ کی قیمت اصل لاگت سے نصف یعنی صرف 75-0 پیسے علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں شمولیت اختیار کرنے والے بہت سے نمائندگان اپنی اپنی مجلس کے لئے کتابچہ ہذا خرید کر لے جا چکے ہیں۔ بقیہ تمام مجالس بھی اپنے اپنے خدام کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے فوری طور پر منگوا لیں ؎

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ (صحیح مسلم)

ترجمہ:— وضو کے بغیر نماز اور خیانت کے مال میں سے صدقہ عند اللہ مقبول نہیں ہوتا—!

محتاج دُعا— یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

تحریکِ احمدیّت

آخری قسط

نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ تاریخِ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخِ احمدیّت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء

۷۔ اسلامی تصوّف کی تمام اصطلاحات کا اصل سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ اور قرآن مجید نے سورہ تحریم کے آخری رکوع میں مومنوں کو مریم سے تشبیہ دی ہے جس کے نتیجہ میں سلوک و جذب کی مختلف منازل کے لئے۔ معنوی حیض، دردِزہ، حمل اور مریم اور عیسٰی وغیرہ استعارات نے جنم لیا۔ قرآن مجسم سرتاج مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

الکذب حیض والاستغفار طھارۃ منہ

(کنوز الحقائق صفحہ ۲۴۸ زیر لفظ لام (حضرت امام عبدالرؤف مناوی) مستدرک للحاکم کتاب الفتن جلد ۴ صفحہ ۵۴۶)

جھوٹ حیض ہے اور استغفار اس سے پاک ہونا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذا کان الساعۃ من الناس کالحامل المتم لایدری اھلھا متیٰ تفجاءھم بولادِھا لیلاً اَمْ نھاراً۔

(فتوح الغیب ترجمہ فارسی صفحہ ۲۷۴ از حضرت سید عبدالقادر جیلانی) ناشر مطبع ثانی منشی نو لکشور لکھنؤ ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء)

ترجمہ:۔ جب وہ گھڑی آجائے گی تو لوگوں کو اُس سے لاعلمی اس طرح ہوگی جس طرح حاملہ عورت جس کے دن پورے ہوں نہیں جانتی کہ وضع حمل دن کو ہوگا یا رات کو۔

شیرِ خدا اسد اللہ الغالب حضرت علی سے مروی ہے کہ

"ان مثل مصلی النوافل و علیہ فریضۃ کمثل حبلیٰ"

جس نمازی نے فریضہ ادا نہیں کیا مگر نوافل پڑھے اس کی مثال حاملہ عورت کی طرح ہے یہ حدیث حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے فتوح الغیب میں درج فرمائی ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں اربابِ معرفت و طریقت بزرگوں نے یہ استعارات نہ صرف اپنی ذات اور دوسرے اولیاء کے لئے بلکہ اقلیم تصوف کے آفتاب اور سالکوں کے قافلہ سالار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے بھی استعمال کیے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر بزرگ اس شان کے حامل ہیں کہ آج کا بڑے سے بڑا عالم دین اُن کا خاکپا ہونا فخر محسوس کرتا ہے۔ مثلاً

۱۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ (فوائد الفواد صفحہ ۱۴۸ مجموعہ خواجگان چشت صفحہ ۶۸۵)

۲۔ حضرت خواجہ بندہ نواز ابوالفتح صدر الدین سید محمد الحسینی (تذکرہ خواجہ گیسو دراز صفحہ ۸۱)

۳۔ حضرت بایزید بسطامیؒ و ظہیر الاصفہا ترجمہ اُردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۳۷)

۴۔ حضرت شیخ احمد معشوقؒ (تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۱۸۱/۱ از مرزا محمد اختر دہلوی)

۵۔ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانیؒ ("سیرت الاولیاء" اُردو ترجمہ ۱۶۴)

۶۔ "قطب الاولیاء حضرت محی الدین ابن عربیؒ (تذکرہ غوثیہ صفحہ ۲۹۱ از مولانا گل حسن شاہ)

۷۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی (مرآۃ العاشقین صفحہ ۷۵ مرتبہ مولانا سید محمد سعید)

۸۔ حضرت مولانا رومؒ ("الہام منظوم" ترجمہ اردو مثنوی دفتر دوم صفحہ ۱۲۹۔۲۷۵)

۹۔ حضرت شیخ فخر الدین ابراہیم المعروف عراقی (خلیفہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی) (کلیات عراقی صفحہ ۱۹۰۔۱۹۱)

۱۰۔ فقیر نور محمد قادری کلاچوی زمانہ حال کی ایک صوفی مزاج شخصیت (عرفان جلد اول صفحہ ۲۲۴، صفحہ ۲۳۵)

۱۱۔ حضرت الشیخ اسماعیل بروسوی مفسر اسلام خاتم المفسرین (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۴۸)

الغرض قرآن و حدیث اور بزرگان امت کی کتب ان متذکرہ استعارات اور صوفیانہ اصطلاحات سے لبریز ہیں۔ مگر آہ! جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حکم و عدل کی حیثیت سے ان کو صحیح قرار دیتے ہوئے استعمال فرمایا تو آپ پر نہ صرف اخلاق سوز پھبتیاں کسی گئیں بلکہ اسے اپنا کارنامہ بتاتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا گیا کہ:۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مجلس کے خطیبوں میں جذباتیت، بھکڑ بازی اور اشتعال انگیزی کا عنصر غالب ہوتا ہے یہ ٹھیک ہے مگر یہ بھی تو دیکھئے کہ ہماری قوم کی ذہنیت اور مذاق کیا ہے؟ .... جذباتیت اور سطحیت ہماری گھٹی میں پڑ گئی ہے ہماری ہر تحریر اور ہر تقریر جذباتیت اور سطحیت پر مبنی ہوتی ہے ...... ہماری سب سے بڑی کمزوری ہے کہ ہم حقائق و واقعات سے کوئی تعلق نہیں رکھتے صرف جذبات سے کام نکالتے ہیں .... دیندار اور بے دین سب کے سب اشتعال انگیزی ہی سے کام لیتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ اس سے کوئی کم کام لیتا ہے اور کوئی زیادہ ہمارے ..... بزرگ اس میں سب سے آگے ہیں اسی لئے وہ رشک و حسد کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔"

(اخبار آزاد لاہور "احرار نمبر" صفحہ ۵۔۶)

مبلغین احمدیت کیلئے ہدایت

اس طرز عمل کے برعکس حضرت مصلح موعودؓ کی احمدی مبلغین کو مستقل ہدایت یہ رہی ہے کہ

"ہمیں وہ تیز طرار مبلغ نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدان مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں آؤ ہم سے مقابلہ کرلو۔ ایسے مبلغ آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں۔ ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نیچی نظریں ہوں۔ جو شرم و حیا کے پتلے ہوں جو اپنے دل میں خوفِ خُدا رکھتے ہوں لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے ہمیں ان فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ ان خادمان دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں"

(رپورٹ مجلس مشاورت قادیان ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۴، ۲۵)

دمِ عیسٰی سے بھی بڑھکر ہو دعاؤں میں اثر
یدِ بیضا ہو موسٰی کا عصا ہو جاوے

گالیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ اپنی زبانوں سے بھی جہاد کرو۔ فیج اعوج کے زمانہ سے اس فرمان نبوی کی یہ تشریح کی جارہی ہے کہ

بان تخوّفوھم و تَوعَّدوھم بالقتل والاخذ والنھب و نحو ذالک۔ و بان تذمّوھم و تسبّوھم

(مشکوٰۃ مطبع محمدی بمبئی ۱۲۸۲ھ صفحہ ۳۳۴ مطبع مجتبائی ۱۳۴۴ھ صفحہ ۳۳۲ مطبع اصح المطابع دہلی ۱۳۵۰ھ صفحہ ۳۳۲ مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۳۳۲ مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۷ھ صفحہ ۳۲۴ مطبع نظامی دہلی صفحہ ۳۳۴)

یعنی مشرکوں کو قتل و غارت کی دھمکیوں سے خوفزدہ کرو اور انہیں برا بھلا کہو اور خوب گالیاں دو۔

"یہ جہاد باللسان" جماعت احمدیہ پر احرار کے ذریعہ جس بیدردی اور شدت اور وسعت اور کثرت سے کیا گیا اُس نے ملک کے بغیر از جماعت مگر شریف النفس اور بزرگ اہل قلم کو بھی تڑپا کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر غلام جیلانی برق تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج تک احمدیت پر جسقدر لٹریچر علماء اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس میں دلائل کم تھے اور گالیاں زیادہ۔ ایسے دشنام آلود لٹریچر کو کون پڑھتے اور مغلظات کون سُنے۔ میٹھے انداز اور ہمدردانہ رنگ میں کہی ہوئی بات پر ہر شخص غور کرتا ہے مگر گالیاں کوئی نہیں سنتا۔"

(حرف محرمانہ صفحہ ۱۲۰ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

مولانا نعیم صدیقی لکھتے ہیں:۔

"ان کی زبان اور ان کا اندازِ بیان بسا اوقات رکاکت اور ابتذال تمسخر اور استہزاء کے حد کو چھو جانے کی وجہ سے کبھی اپیل نہیں کرسکا"

(رسالہ "چراغ راہ" کراچی مارچ ۱۹۵۴ء)

مولانا عبدالرحیم اشرف مدیر المنبر رقمطراز ہیں

"استہزاء، اشتعال انگیزی، یاوہ گوئی بے سروپا لفاظی اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن، لادینی سیاست کے داؤ پیچ، خلوص سے محروم اظہار جذبات، منفی اخلاق فاسد ... تہی کردار، ناخدا ترسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کرسکتی اور مدارس اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ ہے کہ ..... تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس کا اکثر و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے۔"

(المنبر ۶ جولائی ۱۹۵۶ء صفحہ ...)

ب:۔

"یہ تقریریں جو وہ قادیانیت کے خلاف کرتے ہیں جن میں ... آیات ... تلاوت اذہان کے بعض ... نعیم ...

جو کا حصہ جو فی الحقیقت ان کی غرمعدوں کا سبب ہوگا مستثنیٰ کر لیا جائے) اگر انہیں دربار رسالت کی پسندیدگی حاصل ہے تو ہم اس اسلام کو زجو کتاب و سنت میں پیش کیا گیا ہے اور جس میں ذہن، قلب، زبان اور اعضاء کو سؤبت سے ڈرایا گیا ہے خیر باد کہنے کو تیار ہیں۔"

(المنبر ۹ مارچ ۱۹۵۶ صفحہ)

ج :۔

"خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کام کا جواب نعروں سے مسلسل جدوجہد کا توڑ اشتعال انگیزی سے علمی سطح پر ساعی کو ناکام بنانے کا داعیہ صرف پھبتیوں اور بے ہودہ جلوسوں اور ناکارہ ہنگاموں سے پورا نہیں ہو سکتا اس کے لئے جب تک وہ انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے فکری اور علمی تقاضے پورے ہوں۔

ہنگامہ خیزی کا نتیجہ وہی برآمد ہوگا جس پر مرزا صاحب کا الہام انی مهين من اراد اهانتك صادق آئے گا۔"

(المنبر ۱۰ اگست ۱۹۵۵ء صفحہ)

جناب مجیب الرحمن شامی نے رسالہ "پھول اور بہار" لاہور۔ مورخہ ۸ رجون ۱۹۷۴ء کے اداریہ میں سپرد قلم فرمایا کہ :۔

"کوتاہ نظر دنیا کی کوتاہ نظری نے مرزائیت کے خلاف اس طرح کے محاذ بنائے کہ جو اہل مرزائیت کو اشتعال دلانے اور اپنے عقیدے میں مضبوط بنا دینے میں معاون ثابت ہوئے۔ سستی نعرہ بازی اوچھے حملوں اور غش گالیوں سے مرصع گفتگو کسی کو قائل تو نہیں کر سکتی۔ غصہ ضرور دلا سکتی ہے۔ چنانچہ مرزائیت کے خلاف کئی ایسے مبلغین بھی ابھرے جنہوں نے تماشیوں کے ذوق کو ابھار کر داد و تحسین تو حاصل کر لی۔ فاتح قادیان اور فاتح ربوہ بھی کہلائے لیکن مرزائیت کی جڑ پر نہ مار سکے۔" ے

پاں سن کے دیا دیتا ہوں ان لوگوں کو
جسم ہے میں ہوشی ہیں اور غیظ گھٹا یا ہم نے
شوق تھا تم میرے پیارے احمد
تیرے خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

دردمندانہ اپیل

اب میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دردِ دل سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کیلئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ)

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں ....

میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ)

"پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا ...... جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا، اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموریں کے آنے کے لیے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹) ے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

ختم شد

اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

برائے سال ۸۵-۱۹۸۴ء

جملہ قائدین و اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۸۵-۱۹۸۴ء کے لئے درج ذیل اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرکزی عہدیداران کو اپنی اہم ذمہ داریاں بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

(۱) مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی	نائب صدر برائے شمالی ہند
(۲) مکرم ادریس احمد صاحب اسلم	نائب صدر برائے جنوبی ہند
(۳) مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب	معتمد اول
(۴) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر	معتمد ثانی
(۵) مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	مہتمم مقامی
(۶) مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم	مہتمم تبلیغ
(۷) مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ	مہتمم عمومی
(۸) مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ	مہتمم مال
(۹) مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب	مہتمم تعلیم
(۱۰) مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید	مہتمم وقار عمل
(۱۱) مکرم قریشی انعام الحق صاحب	مہتمم اطفال
(۱۲) مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید	مہتمم صحت جسمانی
(۱۳) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب	نائب مہتمم صحت جسمانی
(۱۴) مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	مہتمم تربیت
(۱۵) مکرم مولوی نصیر احمد صاحب عارف	نائب مہتمم تربیت
(۱۶) مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب	مہتمم خدمت خلق
(۱۷) مکرم سید محسن علی صاحب	ایڈیشنل مہتمم خدمت خلق
(۱۸) مکرم نور الدین صاحب انور	مہتمم اشاعت
(۱۹) مکرم مبارک احمد صاحب بٹ	مہتمم تجنید
(۲۰) مکرم وحید الدین صاحب شمس	مہتمم امور طلباء
(۲۱) مکرم محمد احسن صاحب	نائب مہتمم امور طلباء
(۲۲) مکرم محمد عارف صاحب ننگلی	مہتمم وقف جدید
(۲۳) مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر	ایڈیشنل مہتمم وقف جدید
(۲۴) مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی	مہتمم تحریک جدید
(۲۵) مکرم سید بشارت احمد صاحب	مہتمم صنعت و تجارت

اعلان نکاح

:۔ مورخہ ۲۶/۱۰/۸۴ کو مسماۃ لیو شودہ صاحبہ بنت مکرم ایم۔ ٹی احمد صاحب آف کوڈالی (کیرالہ) کا نکاح ہمراہ مسمی پی۔ کے نذیر احمد صاحب ابن مکرم یوخلیل صاحب مرحوم ساکن کوڈالی مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے "الحق بلڈنگ" بمبئی میں پڑھا۔ رشتہ کے باعث خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی خوشی کے موقع پر عزیز نذیر احمد صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے جزاہ اللہ خیراً۔ (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

آخری صحابیہ محترمہ سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ مرحومہ

از مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آرہ۔ بہار

جب سے ہم لوگوں نے ہوش سنبھالا خود کو احمدی کہتے پایا۔ مدرسہ کے ساتھی اپنے مولوی صاحبان سے ہم لوگوں کی شکایت کرتے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو احمدی لکھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں مولوی صاحب کبھی خود خاموش رہتے اور کبھی یہ کہکر بچوں کو خاموش کر دیا کرتے کہ ابھی یہ لڑکے نادان ہیں کچھ دنوں میں سمجھ جائینگے اصل وجہ یہ تھی کہ درجہ کے مولوی صاحب ہمارے گھر پر رہ کر فارغ التحصیل ہوئے تھے اور اب مدرس تھے۔ پھر قیام و طعام بھی ہمارے ہی یہاں تھا ان کا ایک چھوٹا بھائی بھی ہمارے یہاں رہ کر مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ علاوہ ازیں وہ ہم بھائیوں کے خانگی ٹیچر بھی تھے۔ بوجہ صغر سنی ہمیں یہ بھی علم نہ تھا کہ احمدیت کیا ہے اور ہم اپنے آپ کو احمدی کیوں لکھتے ہیں، صرف والدہ محترمہ کی محبت میں ہم سب چھوٹے بھائی ایسا کیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی والد محترم بھی پوچھ بیٹھتے تھے کہ احمدی کیا ہوتا ہے؟ ہمارے والد محترم غیر احمدی تھے۔ اور سارے شہر آرہ میں صرف ہماری والدہ ہی واحد احمدی تھیں۔

ہماری اماں جان محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ موضع اورین ضلع مونگیر کے ایک معروف اور مخلص احمدی گھرانے کی صاحبزادی تھیں آپ کے والد محترم کا نام حضرت سید ارادت حسین صاحبؓ تھا (ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۴۳)

ہمارے نانا حضرت سید ارادت حسین صاحبؓ اور ان کے چھوٹے بھائی حضرت سید وزارت حسین صاحبؓ نے اپنے والد کے علم میں لائے بغیر قادیان جاکر بیعت کی تھی یہ غالباً ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کی بات ہے ریاست بہار کے صرف بھاگلپور شہر میں ایک یا دو افراد احمدی ہوئے تھے اُن دنوں ہمارے چھوٹے نانا حضرت سید وزارت حسین صاحب مرحوم والد بزرگوار محترم پروفیسر اختر اورینوی صاحب مرحوم تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے علی گڑھ بھیجے گئے تھے وہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سنا اور قادیان تشریف لے گئے اور کچھ دن وہاں رہ کر بیعت کی خواہش کی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے والد محترم کی اجازت لے لو یا ان کو خبر کر دو چنانچہ وہ اپنے گھر اورین واپس آئے اور اپنے بڑے بھائی محترم حضرت سید ارادت حسین صاحب اور تمام اہل و عیال کو ساتھ لیکر دوبارہ قادیان چلے گئے اور ایک لمبا عرصہ وہیں گزارا۔ اس طرح ہماری والدہ محترمہ بہت چھوٹی سی عمر میں قادیان جاکر وہاں قریباً چھ یا آٹھ ماہ تک رہیں اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض یاب ہونے کی سعادت ملی۔ یوں ہمارے خاندان اور گھر میں احمدیت آئی اور حقیقی اسلام کی قبولیت اور خدمت کے لئے ذہن تیار ہونے شروع ہوئے میری والدہ کی شادی اردل کے ایک معروف غیر احمدی خاندان کے چشم و چراغ محترم ڈاکٹر شاہ محمد رشید الدین صاحب سے ہوئی۔ والد صاحب محترم مذہبی معاملے میں کافی آزاد خیال تھے اور بزرگان سلسلہ کا ذکر ہمیشہ عزت سے کیا کرتے تھے جب کبھی قادیان سے کوئی مبلغ آرہ آتے۔ آپ تعظیم و تکریم سے پیش آتے والدہ محترمہ دل و جان سے احمدیت پر قربان تھیں اور گھر میں ہمیشہ احمدیت کا ذکر اور تبلیغ کیا کرتی تھیں اور دعاؤں کے لئے برابر بزرگان سلسلہ سے رابطہ رکھتی تھیں جب وہ قادیان جاکر رہیں اس وقت ان کی عمر سات آٹھ سال ہوگی اس عمر میں ایمان تو جوش میں آجاتا ہے۔ لیکن مذہبی تعلیم اور اس کے باریک نکات بہت کم ہی پلّے پڑتے ہیں جذبات اور ایمان تو اسی زمانے سے ہی پروان چڑھ رہے ہوں گے لیکن دینیات اور تاریخ اسلام کا علم آپ نے اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ہم ابھی بالکل بچے ہی تھے کہ اسلام کی بنیادی باتیں محترمہ والدہ صاحبہ نے ہمارے ذہن نشین کرا دی تھیں اکثر اپنے قیام قادیان کا ذکر کرتی رہتیں خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اولؓ کا ذکر بڑے پیار سے کیا کرتی تھیں۔ قادیان کے روح پرور ماحول کی منظر کشی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے کراں شفقت، اور اپنی چھوٹی بہن کی علالت کے سلسلہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں بار بار جانا اور آپؓ کا ہمیشہ شفقت اور پیار سے پیش آنا۔ ان تمام واقعات کو ہمیشہ یاد کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ محترمہ کو یہ شرف بخشا کہ وہ امام وقتؑ اور صدیق ثانیؓ کا دیدار پا سکیں اور قادیان میں رہ کر ان کی برکات اور فیوض سے مستفیض ہو سکیں۔ ان باتوں کا ذکر ایسی خوبی اور محبت بھرے انداز میں کیا کرتی تھیں کہ اکثر ہم لوگ بھی جذباتی ہو جایا کرتے تھے ہمیشہ خواہش کیا کرتی تھیں کہ قادیان جائینگے قادیان جائینگے لیکن بعض مجبوریوں کے باعث ان کی یہ خواہش بہت دنوں تک پوری نہ ہو سکی آخرش تقریباً ۵۰ سال کے بعد خلافت ثالثہ کی سلور جوبلی کے موقعہ پر قادیان جا سکیں اور قریب دس دن وہاں قیام کیا پھر اس کے بعد چار بار اور ایک بار ربوہ گئیں آخری بار ۱۹۷۵ء میں قادیان گئیں۔ تعلیم تو خیر اپنے والدین کی گود ہی میں پائی تھی لیکن ایک صحابی کی بیٹی اور خود بھی صحابیہ ہونے کی وجہ سے مذہبی رجحان نمایاں تھا اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیمات سے بخوبی آشنا تھیں بدعت اور بیجا رسوم و رواج سے کلیتاً عاری تمام زندگی انتہائی سادگی اور پرہیزگاری میں گزاری مجھے یاد نہیں کہ زندگی میں آپ نے کسی چیز کے لئے حرص و طمع کا اظہار کیا ہو صبر و قناعت کی مکمل تصویر اور ہر حال میں خوش رہنے والی خاتون تھیں بچوں کی تعلیم و تربیت کا ہمیشہ دھیان رہتا تھا گود سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک اپنے بچوں میں کافی دلچسپی لیا کرتی تھیں اور ہر طرح ہمت بندھاتی رہتی تھیں ہمیشہ غریب طلباء اور رشتہ دار ہمارے گھر میں رہ کر والدہ محترمہ کی معاونت سے تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔

الفضل میں جب کبھی کوئی خاص مضمون شائع ہوتا ہم بچوں کو ضرور پڑھ کر سناتیں اور انہیں قادیان کے حالات سے آگاہ کرتیں۔ بوقت وفات آپ برصغیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری صحابیہ تھیں۔ جیسا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے تعزیتی مکتوب نمبر ۳۰۱۶ مورخہ ۸-۸-۸۴ میں تحریر فرمایا کہ۔ "در واقع میں مرحومہ ہندوستان میں واحد صحابیہ تھیں اور ان کی وفات کے بعد اب ہندوستان میں کوئی صحابی یا صحابیہ نہیں رہ گئے ہیں"

اس لحاظ سے آپ کی وفات سے ہندوستان میں دور صحابہ کرام ختم ہوا اور دور تابعین شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر اپنا خاص فضل فرمائے اور تابعین کو مثل صحابہ بننے کی توفیق بخشے آپ کا سن پیدائش ۱۸۹۴ء ہے آپ کا ننہال موضع کنڈہ ضلع مونگیر تھا۔ اور شادی غالباً ۱۹۰۸ء یا ۱۹۰۹ء میں اردل ضلع گیا کے شاہ خاندان میں ہوئی تھی والد محترم ڈاکٹر شاہ محمد رشید الدین صاحب مرحوم کی وفات (دسمبر ۱۹۵۳ء) کے بعد سے تا دم واپسیں آپ اپنے بچوں کے ساتھ آرہ میں سکونت پذیر رہیں اخبارات و رسائل کا مطالعہ روزانہ کا معمول تھا اردو زبان و ادب اور حالات حاضرہ سے کافی دلچسپی تھی ماہنامہ "عصمت" دہلی "ساقی" دہلی ہفتہ وار پرچہ "تہذیب نسواں" اور روزنامہ اخبار "انقلاب" لاہور وغیرہ پرچے آپ کو بہت پسند تھے ہم بچوں کے لئے ماہ وار "غنچہ" اور "پھول" آیا کرتا تھا قریب پینتیس ۳۵ چالیس سال تک یہ پرچے آپ کے زیر مطالعہ رہے اور آپ ان کی مستقل خریدار رہیں۔ تقسیم ملک کے بعد یہ پرچے آنا بند ہو گئے پھر بھی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ ضرور کرتی رہتیں تھیں علامہ راشد الخیری صاحب، امتیاز علی تاج، عبد الحلیم شرر، منشی پریم چند، منشی تیرتھ رام فیروزپوری وغیرہ معروف مصنفین کی بیشتر کتب پڑھ چکی تھیں۔ محترم اختر اورینوی مرحوم آپ کے عم زاد بھائی تھے ہمیشہ محبت اور فخر سے کہتیں کہ ہمارے بھائی کا نام سارے ہندوستان میں مشہور ہے۔ اسی طرح اپنی بھانجی شکیلہ اختر صاحبہ کی تحریرات بھی بڑے پیار سے پڑھتی تھیں۔ اخبار "انقلاب" لاہور میں احمدیت اور احمدیوں سے متعلق خبریں چھپا کرتی تھیں جنہیں بار بار گھر کے لوگوں کو سناتیں مولانا عبد المجید سالک مرحوم کی بڑی عزت کرتی تھیں۔

صحت اچھی تھی لیکن ۱۹۵۰ء میں ذیابیطس (DIABITIS) کی تکلیف ہوگئی اس لئے رفتہ رفتہ صحت روبہ انحطاط ہونے لگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے نو بچے تھے ددھیال کے زیر اثر صرف دو بچے احمدی نہ ہو سکے بقیہ سات بچے یعنی ایک بیٹی اور چھ بیٹے احمدی ہوئے

اور ہمیشہ نظامِ خلافت سے منسلک رہے خود آپ کو بھی ساری عمر خلافت سے جذباتی لگاؤ رہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کو ہمیشہ دعا دیکر یاد فرماتیں اور آپؓ اور جماعت کے دیگر بزرگوں سے بذریعہ خط و کتابت تعلق قائم رکھتی تھیں اور ہمیشہ دعاؤں کے لئے خطوط لکھتی رہتیں محترم مولانا قریشی محمد حنیف صاحبؓ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر محترم مولوی محمد سلیم صاحب محترم ملک صلاح الدین صاحب اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل تھا آخری بار ۱۹۷۵ء میں قادیان گئیں اس کے بعد بوجہ صحت و کمزوری کے نہ جا سکیں گو قادیان جانے کی حسرت ہمیشہ رہا کرتی تھی گذشتہ دو سال سے نسیان کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا۔ آہستہ آہستہ کان اور آخر کار ۱۹۸۳ء میں بینائی نے بھی جواب دیدیا پھر بھی وفات سے ایک ماہ پہلے تک چلتی پھرتی تھیں رفتہ رفتہ صحت گرتی چلی گئی اور آخر کار ۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء کو بوقت ڈھائی بجے صبح اس دار فانی سے عالم جاودانی کا سفر کیا خدا رحم کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اسی روز شام کو نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین ہوئی۔ قادیان دارالامان میں بھی مورخہ ۲۷ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا
دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات
عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی

انتقالِ پُر ملال

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرحوم سیٹھ عبدالحئی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر ایک عرصہ سے فریش تھیں شوگر بلڈ پریشر اور کئی عوارض لاحق تھے۔ علاج معالجہ جاری تھا۔ بظاہر صحت مند اور ہشاش بشاش تھیں۔ لیکن اچانک دل پر حملہ ہونے کی وجہ سے اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر ایک وسیع خاندان کو داغ مفارقت دے گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ انتہائی صابر و شاکر اور مخلص خاتون تھیں۔ چند ماہ قبل ہی آپ کے فرزند مرحوم نثار احمد صاحب فوت ہوئے تھے۔ اس المناک موت پر آپ نے کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں لایا۔ اور قضاء قدرِ الٰہی پر راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں کا حامل بنایا تھا۔ موصیہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ خلیفہ وقت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ عقیدت رکھنے، بزرگان سلسلہ کا احترام، مالی تحریکات میں پیش پیش رہنے۔ صدقہ و خیرات میں ید طولیٰ کی مالک یتیموں اور بیوگان کی مددگار۔ ایک نیک صالحہ، اور سعید الفطرت خاتون تھیں آپ کی وفات رشتہ داروں کے علاوہ احباب جماعت یادگیر کے لئے بھی ناقابل تلافی نقصان ہے۔ وفات کی اندوہناک خبر سنتے ہی آپ کے عزیز و اقارب حیدرآباد، چنتہ کنٹہ، محبوب نگر، برگی، اور دیگر مقامات سے یادگیر پہنچے۔ اور آپ کے جنازہ میں شریک ہو گئے۔ محترم محمد رحمت اللہ صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دعاؤں کے ساتھ آپ کا تابوت امانتاً احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین۔

مرحومہ کے فرزند مکرم عبدالصمد صاحب کو دل کا عارضہ ہے۔ موصوف خدمت دین تبلیغ احمدیت اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے والے مخلص احمدی ہیں قارئین سے ان کی صحت و تندرستی، جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق پانے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ عبدالمومن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر)

درخواستِ دعا

عزیزہ محمود احمد صاحب پردیز ساکن کالابن کوٹلی علاقہ پونچھ (جموں و کشمیر) امتحان میٹرک میں کامیاب ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ دس روپیہ درویش فنڈ میں ارسال کر کے دینی و دنیوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ اور والدین کی صحت، وسعت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قرارداد تعزیت بر وفات محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم

منجانب ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ برطانیہ محترم جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب جو کہ ہمارے مشنری بھائی محترم مجید احمد صاحب سیالکوٹی کے والد ماجد تھے کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم صرف ایک آدھ روز بخار میں مبتلا رہے اور ۱۱ر اکتوبر کو اپنے گاؤں میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے۔ دوسرے دن بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت تقریباً اسّی سال تھی۔

نہایت درجہ متقی، پرہیزگار اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ تحریک جدید کی پنج ہزاری فوج میں شامل تھے۔ اور ان کے نمائندہ تھے۔ تبلیغ کا بیحد شوق تھا۔ ان کے علاقہ کے بہت سے لوگ ان کی تبلیغ سے احمدیت میں شامل ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۴ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب اپنی اپنی جگہ برسرِ روزگار اور خوشحال ہیں۔

مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی ہیں۔ پہلے افریقہ میں اور پھر یہاں آنے سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ساتھ اسلام آباد میں بھی کام کر چکے ہیں۔ اور آج کل انگلستان میں خدماتِ سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین۔

ہم ہیں
ممبران مجلس عاملہ
جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ ۲۳/۱۰/۸۴

تصانیف حضرت مسیح موعودؑ اور تفسیر کبیر کے خریداران کیلئے خوشخبری

حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کا تمام بنیادی لٹریچر ہر احمدی کو مہیا کرنے کیلئے ایک جامع منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ پہلے مرحلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف (۲۳ جلدیں) ملفوظات (۱۰ جلدیں) اشتہارات (۳ جلدیں) اور حضرت المصلح الموعودؓ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کی ۱۰ جلدوں پر مشتمل ۴۶ جلدوں کا سیٹ طبع کرانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ابتدائی اندازے کے مطابق ۴۶ جلدوں پر مشتمل سیٹ کی قیمت ۲۵۰۰/- روپے کے قریب بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھتے ہوئے اپنی جماعتوں میں تحریک فرمادیں۔ اور خود بھی یہ سیٹ خریدیں اور احباب جماعت کو بھی توجہ دلائیں۔ علاوہ ازیں صاحب ثروت احباب کو اس امر کی بھی تحریک کریں کہ اپنے علاوہ بطور ثواب خود خرید کر لائبریریوں میں یہ کتب رکھوائیں۔ کیونکہ بعض احباب جماعت ایسے بھی ہیں جو خود ایک سیٹ خرید سکتے ہیں اور مزید خرید کر لائبریریوں میں بھی رکھوا سکتے ہیں۔

لہٰذا صاحب ثروت احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اسماء جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال کریں تاکہ فہرست تیار کر کے اس کے مطابق کتب کی اشاعت ہو سکے۔ ان کتب کی رقوم حساب میں امانت "تبلیغی کتب" ملے بھجوا دیں۔ اگر آپ یہ رقم قسط وار دینا چاہتے ہوں تو ماہ اپریل ۱۹۸۵ء کے آخر تک کل رقم ادا کرنا ضروری ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

بھدرک میں تبلیغی پریس کانفرنس

● مکرم ہارون رشید صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ بھدرک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵/۱۰/۸۴ کو مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب چیئرمین تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی برائے اڑیسہ کی زیر صدارت ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اڑیسہ کے معروف اخبارات اور پریس ایجنسیوں کے نمائندگان سرکاری و غیر سرکاری افسران، وکلاء اور دیگر مذاہب کے نمائندوں نے شرکت کی مکرم عبد الرب صاحب نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے [illegible] چند شلوک پڑھ کر ان کی تشریح کی بعدہ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کٹک نے اڑیہ زبان میں ایک تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور دیگر کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں صدر کانفرنس نے ان دنوں پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم کی تفصیل [illegible] ان کی۔ اس کے بعد دو گھنٹے تک پریس نمائندگان اور حاضرین نے مختلف سوالا[illegible] ان کے تسلی بخش جواب دیئے گئے حاضرین نے برملا طور پر کہا کہ ہمیں حقیقی معنی [illegible] کو سمجھنے کا آج موقعہ ملا ہے۔ پریس کانفرنس کے اختتام پر حاضرین کی تواضع [illegible]

احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد کی تبلیغی مساعی

● مکرم [illegible] حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ جناب ڈاکٹر میں K.E. ڈھولکیا [illegible] جی این خالصہ پوسٹ گریجویٹ کالج گنگا نگر (راجستھان) سے ستر طلباء و طالبات کے ہمراہ پورے ہندوستان کے دورہ پر ہیں مورخہ ۲۰/۸/۸۴ کو احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد تشریف لائے۔ دوران ملاقات پون گھنٹہ تک اسلام و احمدیت اور دیگر مذاہب کے متعلق ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے اور انگلش و اردو لٹریچر دیا گیا خدا کے فضل سے سب نے بہت اچھا اثر لیا اور پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم کی مذمت کی۔ مکرم مولوی اسماعیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عبد الحفیظ صاحب پینٹر نے اس موقعہ پر خاکسار کے ساتھ تعاون دیا۔

لجنات اماء اللہ بھارت کے کامیاب سالانہ اجتماعات

● مکرمہ رحمت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ راؤڑ کیلہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۸/۸۴ کو لجنہ اماء اللہ راؤڑ کیلہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جسمیں سات ممبرات نے مقابلہ نظم خوانی میں اور تین ممبرات نے مقابلہ تقاریر میں حصہ لیا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ناصرات کی اول دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے، بعد دعا اجتماع ختم ہوا۔

● مکرمہ عابدہ ستار صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سوروب تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۸/۸۴ کو لجنہ اماء اللہ سوروب کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں احمدی خواتین کے علاوہ دو غیر احمدی خواتین نے بھی حصہ لیا۔ اجتماع میں علمی و تربیتی تقاریر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نصائح پر مشتمل ارشادات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ چند ممبرات نے نظمیں بھی پڑھیں

● مکرمہ طاہرہ [illegible] صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھدرک تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۱ و ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو لجنہ اماء اللہ بھدرک کا دو روزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں افتتاحی و اختتامی اجلاسات کے علاوہ لجنہ و ناصرات کے مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر بھی کرائے گئے۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور مکرم ہارون رشید صاحب صدر جماعت نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ مکرمہ شیریں باسط صاحبہ جو اپنی صدر اور مکرمہ [illegible] صاحبہ سابق صدر لجنہ کٹک بھی اجتماع میں مدعو تھیں۔ دونوں روز لجنہ نے با جماعت نماز تہجد ادا کی۔ اجتماع میں بچیوں کا مقابلہ بیت بازی بھی ہوا۔ دونوں روز مکرم شیخ مبارک صاحب نے مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ اختتامی اجلاس میں مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

● مکرمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ کٹک تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۸/۸۴ کو احمدیہ مشن [illegible] کٹک میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں تلاوت کلام پاک، نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سالانہ رپورٹ سنائی حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام سنایا گیا۔ اجتماع میں مقابلہ جات حسن قرأت اور نظم خوانی منعقد ہوئے۔ [illegible] طرح معائنہ مشاہدہ کا مقابلہ بھی کروایا گیا اجتماع میں صدر جماعت مکرم سید ابو [illegible] اور مکرم مولوی شرافت احمد خان مبلغ نے تقاریر کیں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا کامیاب سالانہ اجتماع

● مکرم منصور عمر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی رپورٹ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸ر جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں چوبیس مجالس کے ۲۷۵ خدام نے شرکت کی۔ البیت النور فرینکفرٹ کے [illegible] واقع گراؤنڈ میں ایک وسیع خیمہ نصب کیا گیا جس میں دریوں اور بینچوں پر [illegible] بیٹھنے کا انتظام تھا۔ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی صدارت [illegible] نے کی۔ اس اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک کیسٹ سنایا گیا [illegible] حضور نے مغربی جرمنی کے احباب کی قربانیوں کا ذکر فرمانے کے علاوہ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تھی خاکسار منصور احمد عمر نے بھی تقریر کی [illegible] کے بعد مختلف فاصلوں کی دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ گولہ۔ رسہ کشی۔ [illegible] نٹ بال۔ مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ذہنی معلومات [illegible] امتحان بھی لیا گیا۔ خاکسار منصور عمر اور لئیق احمد صاحب منیر نے خدام کے سوالات کے جوابات [illegible] دیئے۔

دوسرے روز تربیتی اجلاس کے علاوہ حسن قرأت تقاریر اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے اختتامی اجلاس خاکسار نائب صدر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہوبش۔ مکرم لئیق احمد صاحب اور مکرم نصیر الحق صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدہ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ محترم صدر صاحب کی اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین۔

کینیا میں ساڑھے پانچ سو افراد کا قبول احمدیت

● مکرم بشیر احمد صاحب اختر مرکزی مربی سلسلہ ممباسہ (کینیا) تحریر فرماتے ہیں [illegible] مولانا جمیل الرحمن صاحب رفیق امیر انچارج مشن کینیا مورخہ ۳ر اگست کو مع اہل [illegible] پہنچے اگلے روز AZUMALUME جہاں نئی جماعت قائم ہوئی ہے جانے کا پروگرام تھا بفضلہ تعالیٰ وہاں پہنچنے کے بعد محترم امیر صاحب کے خطاب سے قبل دینی مدرسہ کے معلم نے ۴۷ افراد کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان فرمایا۔ الحمد للہ مورخہ ۷ر اگست ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے ملاقات کی گئی۔ آپ نے محترم امیر صاحب سے مختلف مذہبی سوالات کئے۔ تسلی بخش جوابات پر آپ بہت متاثر ہوئے مورخہ [illegible] اگست کینیا ٹائمز کا نمائندہ امیر صاحب سے انٹرویو لینے آیا۔ مورخہ [illegible] اگست کو NGOMBENI میں امیر صاحب کا لیکچر تھا جس میں شیوخ اور معلمین شریک ہوئے۔ مورخہ ۱۱ر اگست کو امیر صاحب ٹاویٹا کے دورہ پر روانہ ہوئے ممباسہ میں زرعی شو کے زرعی میلہ پر جماعت نے [illegible] لگایا جس سے ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ [illegible] ۸۰۰ شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ لٹریچر میں قرآن مجید کا سواحیلی زبان میں ترجمہ بھی [illegible] ٹاویٹا میں امیر صاحب نے مختلف اجتماعات اور مجلس مذاکرہ میں احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہاں بھی بعض نئے دوست جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۴۷ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بیان کی کوششوں میں برکت عطا کرے اور جماعت میں شامل ہونے والوں کو استقامت عطا کرے۔ آمین۔

مبلغ سلسلہ کیرنگ کی تبلیغی مساعی

● مکرم شیخ علیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ رقمطراز [illegible] ۹/۸/۸۴ کو مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مکرم نور الدین صاحب [illegible] عظیم الدین مانکا گوڑا کے لئے روانہ ہوئے [illegible] ابھی رپورٹ [illegible]

تبلیغ کی گئی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے کیسٹ سنائے گئے۔ مورخہ ... ۱۰ بجے مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب نے تلاوت کلام پاک کے بعد ایک تقریر کی جس میں حقیقی اسلام کی تعلیم خصوصاً جہیز وغیرہ سے متعلق اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی اُسی روز شام کو ... ایک تقریر ہوئی۔ دن کے بارہ بجے مکرم عبداللطیف صاحب ایم اے کے مکان میں بعض غیر احمدی بھائیوں کو مدعو کیا گیا۔ اور کافی دیر تک اُن سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ اس جگہ احمدیت کے لئے حالات سازگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا کرے آمین۔

... کوڑی اور سندگی میں تبلیغی دورہ اور تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳/۸/۸۴ کو ہونجال میں ... احباب کو ایک مکان پر بلایا گیا اور سوال و جواب کی ایک مجلس منعقد کی گئی۔ علاوہ ازیں غیر مسلم دوستوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ اس مجلس کا اثر غیر مسلموں پر بہت اچھا ہوا ... کانوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی منادی کی گئی۔

... میں سنی مسلمانوں کی مسجد میں امام الصلوٰۃ سے مل کر اردو لٹریچر دیا گیا اور اُن سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مسلسل آٹھ گھنٹے تک بہت ہی موثر گفتگو ہوتی رہی۔

سندگی ضلع بیجاپور میں بس اڈہ پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ انجمن ... کالج کے پرنسپل مکرم ... صاحب ایم اے بی ایڈ سے ملاقات ہوئی موصوف کو لٹریچر دیا گیا۔ موصوف نے ... چائے سے تواضع کی اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں اور لٹریچر بھجواتے کی خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج فرمائے۔ آمین

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۱/۸/۸۴ کو مکرم مبشر احمد صاحب ایم اے ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم نور محمد صاحب ... کی تقریب شادی بنارس میں عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ عزالرین دین صاحبہ بنت مکرم عبدالستار صاحب بنارس کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۲۹/۸/۸۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور مورخہ ۳۰/۸/۸۴ کو بارات بنارس کے لئے روانہ ہوئی۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ بھی شامل تھے ۱/۸/۸۴ کو بنارس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور ... کے باعث بارات چند روز شاہجہانپور اور دہلی میں قیام کرنے کے بعد مورخہ ۷/۸/۸۴ واپس بٹالہ پہنچی۔ مورخہ ۱۱/۸/۸۴ کو مکرم نور محمد صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر تین صد کے قریب احباب و مستورات کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مدعو کیا۔ اس سے قبل مورخہ ۹/۸/۸۴ کو موصوف نے بٹالہ میں اپنے مکان پر تین صد کے قریب غیر مسلم افراد کو دعوت دی۔ موصوف نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۲۴/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(۲) مورخہ ۸/۸/۸۴ کو مکرم مستفیض احمد صاحب امروہوی کارکن دفتر محاسب ابن مکرم نذیر احمد صاحب امروہوی مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالواحد صاحب دکاندار درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم مولوی عبدالواحد صاحب کے مکان سے متصل مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری کے مکان پر گئی۔ یہاں بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد نماز عشاء دلہن کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

مورخہ ۱۰/۸/۸۴ کو دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی جس میں تین صد کے قریب احباب و مستورات ...

مکرم مستفیض احمد صاحب کی والدہ محترمہ اس خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے مختلف مدات ... دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان ... برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ادارہ)

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے

دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرتی ہے

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس فرقہ کو بارہا مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا

نمائندہ روزنامہ GRANADA سپین کا محترم کرم الٰہی صاحب ظفر مبشر احمدیت سے پریس انٹرویو

سپین کے موقر اخبار روزنامہ GRANADA (غرناطہ) کے نمائندہ خصوصی MR. ANGEL AS J. MALDONADO کے ذریعہ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبشر احمدیت غرناطہ سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں لیا گیا یہ پریس انٹرویو معاصر مذکور کے ۱۸ اگست ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ قارئین بدر کے افادہ و ازدیاد علم کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے جو دنیا کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کرتی ہے۔ جماعت کی تاریخ میں اس فرقہ کو بارہا مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

غرناطہ میں مبلغ اسلام کرم الٰہی صاحب ظفر نے اخبار غرناطہ کو جو بیان دیا۔ اس میں بتایا کہ یہ مذہبی تحریک جو پچھلی صدی میں شروع ہوئی۔ اس کا مقصد اسلام کی تبلیغ اور اسلام کی تعلیم کی خوبیوں کی اشاعت کرنا ہے۔ ابتدا سے ہی غیر از جماعت ملاؤں نے اس جماعت کی مخالفت کی ہے۔

سوال:- جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں کیا ہیں؟ اس کے اخراجات کون برداشت کرتا ہے؟

جواب:- علاوہ تبلیغ کے اسلام کے متعلق کتب شائع کی جاتی ہیں اس سلسلہ میں کسی حکومت کی طرف سے کوئی مدد نہیں ملتی۔ جماعت کے ممبران جماعتی مالی ضروریات کے لئے چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ جو آمد کا ۱/۱۶ حصہ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ طوعی طور پر زائد بھی دیتے ہیں۔ ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ قرطبہ میں ہماری اپنی مسجد ہے۔ جو سپین کی پہلی احمدیہ مسجد اور مرکز ہے۔

کرم الٰہی صاحب ظفر ... تبلیغ اسلام کے لئے ۱۹۴۶ء میں جماعت کی طرف سے بھجوائے گئے۔ عطر بیچ کر گزارہ کرتے رہے۔ مشکلات کے باوجود سپین کے مشن کے انچارج تھے۔ آپ نے ہمیں اس وقت جب مذہبی آزادی کا فقدان تھا۔ تبلیغی راستہ میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا۔ ۱۹۷۴ء میں حالات بہتر ہونے شروع ہوئے

سوال:- آپ کی جماعت کی سیاسی آئیڈیالوجی کیا ہے؟

جواب:- ہم اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک مانتے ہیں تثلیث کو نہیں مانتے امن کے ذریعہ دنیا کو اتحاد کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک اچھی حکومت اس وقت ہی بن سکے گی جب دنیا میں نیکی بھلائی اور خلوص کا دور دورہ ہوگا۔ دنیا کو ... بہت تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر رعایا خود اپنے لئے قابل اعتماد اور لائق لوگوں کو حکمران چنے نہ کہ نمائندہ ... ہو یہ طریق موجودہ طریق کو بدل کر صحیح راستہ پر لے آئیگا۔ جماعت احمدیہ بے شمار ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان ملکوں کی سیاست اپنی اپنی ہے۔ ہمارا جماعت کے افراد جس ملک کی رعایا ہوں اس ملک کے قانون کی پوری پوری پابندی کرتے ہیں یہ امن پسند جماعت ہے۔ کسی ملک میں بھی سیاسی اقتدار کی خواہشمند نہیں۔ اس بات کے خواہاں ضرور ہیں کہ انسان کے اندر انسانیت پیدا ہو جائے۔ اگر انسان اپنے اندر نیک تبدیلی کرے تو ایک عرصہ کے بعد زندگی کے ہر شعبہ کے اندر خود بخود ایک نیک تبدیلی واقع ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ تمام دنیا کے ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ تعداد احمدیوں کی ۱۰ ملین سے زیادہ تر پاکستان۔ انڈیا۔ مغربی افریقہ میں ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ ایک انٹرنیشنل طور پر جماعت ... اسی لئے یہ اپنے مبلغوں کو بھیجتے ہیں۔ جو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ انگلستان ... قرطبہ اور غرناطہ ایک سو کے قریب جماعت کے ممبر ہیں۔ ڈیڑھ سال پہلے یہاں ... میں کوئی مشن نہ تھا اس لئے یہ چھوٹا مشن ہے لیکن جیسا کہ کرم الٰہی صاحب ظفر نے کہا ہے ... نمبر یا تعداد کی کوئی بات نہیں جب کہ سچ یہ ہے کہ ہر دل سے خدا تعالیٰ کی محبت اور ... بنی نوع انسان کی محبت کا چشمہ پھوٹے اسی مقصد کے لئے ہم اس شہر میں ... کر رہے ہیں۔

(اخبار غرناطہ ۱۸ اگست ۱۹۸۴ء)

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے پیشگی ریزرویشن

جیساکہ احباب جماعت کو علم ہے۔ امسال جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو دوست جلسہ سالانہ کے اختتام پر بذریعہ ٹرین واپسی کا سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ کی ریزرویشن کرانا چاہتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اس ریزرویشن کے سلسلہ میں اپنے مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل خط جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوا دیں تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔ (۱)۔ تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن کرانا مقصود ہے۔ (۳)۔ درجہ۔ یعنی فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس۔ (۴)۔ نام سفر کنندہ۔ عمر۔ جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی) (۵)۔ کتنے پورے ٹکٹ۔ کتنے نصف ٹکٹ (۶)۔ ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

نوٹ:۔ اس ریزرویشن کے سلسلہ میں حسب ضرورت اخراجات کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ جو مکرم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام کا ہو۔ دفتر ہذا کے نام اپنی چٹھی کے ہمراہ بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

قائدین کرام متوجہ ہوں

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ یکم نومبر سے مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے اپنا اپنی مجلس کی نئی فہرست تجنید تیار کر کے اور تشخیص بجٹ کر کے جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں اور نئے سال کے لئے ایک بیا عزم لیکر کام شروع کر دیں نیز اپنی ماہانہ رپورٹ کارگذاری حسب ہدایت ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوانے کی پابندی کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ حیدرآباد اپنے بیٹے مکرم عبد الرشید صاحب حال مقیم لندن کی صحت کاملہ و عاجلہ۔ اپنے چچا زاد بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کے بیٹے مسٹر احمد صاحب کو بہتر روزگار مہیا ہونے اور ان کی نومولود نواسی کی صحت و تندرستی اور نیک صالحہ وخادمہ دین بننے کے لیئے (۲)۔ محترمہ نصر النساء بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب حیدرآباد اپنے بچوں کے روزگار میں ترقی اور نیک وخادم دین بننے نیز اپنی چھوٹی بیٹی کی صحت و عافیت کے لیئے اعانت بدر اور صدقات کی مدات میں رقم بھجواتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

(۳)۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب کیندرہ پاڑا کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ قارئین سے موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ نور الدین خاں سونگھڑہ نزیل قادیان

(۴)۔ مکرم شاہد احمد صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کافی عرصہ سے کمر کی شدید تکلیف سے دوچار ہیں علاج جاری ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لیئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (۵)۔ مکرم جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(۶)۔ محترم ادریس احمد صاحب اسلم نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان اپنی والدہ کی صحت و عافیت، درازی عمر اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

(۷)۔ حیدرآباد سے محترم محمد عبد القیوم صاحب ملازمت کے سلسلہ میں اپنی بعض پریشانیوں کے ازالہ اور اپنے بڑے بھائی محترم محمد عبد الحی صاحب کی فالج کے مرض سے صحت یابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ اسی طرح محترم بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے لئے اور اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کی دینی و دنیوی کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان۔

خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو (المصلح الموعودؓ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا"……

"یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم اس میں تکبر کرو یا یہ خیال کرو کہ تم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہو۔ میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں بلکہ تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴، ۵۵)

پس مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو موجودہ مشکل حالات میں بھی مالی قربانی کے میدان میں برقائم ہیں۔ اور اپنے لازمی چندہ جات کی بانشرح ادائیگی کے علاوہ طوعی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اس مشکل دور میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین۔ اور ساتھ ہی وہ بھائی جو بزرگان کی طرف سے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدمت بجا لانے میں کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس کمزوری کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور ان کو معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کو یہ شعور بخشے کہ مالی قربانی کی توفیق ملنا بھی خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعلیٰ معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

"بیوت الحمد" کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی تقریب کے بعد اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ اخاء/اکتوبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"اس مسجد کے قیام پر ساری دنیا میں احمدیوں نے خوشی کے ترانے گائے۔ ان کے دلوں نے ولولے محسوس کئے۔ مگر یہ خیال آیا کہ مذکورہ بالا تیسری شرط (مراد عمل کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے۔ ناقل) کس طرح پوری ہو کہ ہم عملی طور پر مسجد بشارت سپین کے قیام پر اللہ تعالیٰ کی حمد کر سکیں…… فرمایا اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے آج میں غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں…… فرمایا ملک میں کثرت سے غربا کو سر چھپانے کی جگہ میسر نہیں۔ ان کو بہت مجبوریاں درپیش ہیں۔ ہم غربا کو اخلاق حسنہ کی بھی تعلیم دیں گے۔ انہیں نظم و ضبط بھی سکھائیں گے…… جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے یہ کام شروع کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ کروڑ روپیہ کے مقابلہ میں ہمارے چند روپے برکت پائیں گے۔ اور غربا عزت اور ایمان کے ساتھ ……

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت کی یہ پہلی مالی تحریک ہے۔ لہٰذا صاحب ثروت احباب کو اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اپنے وعدہ جات اور ادائیگی کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PPRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER (AND) ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEAS CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

برٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد- ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS.

16-MANGOE LANE CALCUTTA -700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI -571201.
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ کے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بلیٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY
C. B. CANNANORE - 670001.
H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI :- 12. CANNANORE :- 4498.

حیدر آباد میں
فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)
فون نمبر:- 42916
ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!
(پتہ)
نمبر ۲۴/۲/۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار
اور دو بنانا ہے ہمارا کام آج!

تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۞ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ:- تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ترانوے (۹۳) واں عظیم الشان

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

(الوصیّۃ)

جلسہ سالانہ

بتاریخ

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بروز:- منگل - بدھ - جمعرات

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے!!

- ہستی باری تعالیٰ (غلبہ رسل و نصرت مومنین)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حقوق نسواں، خواتین سے حسن سلوک)
- ذکر حبیب علیہ السلام (حضرت مسیح موعود کی سیرت عشق رسول عربی صلعم)
- اسلام اور رواداری (ہندو سکھ مسلم اتحاد۔ مذہبی پیشواؤں کی عزت)
- ظہور امام مہدی علیہ السلام۔
- مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ۔
- اسلام میں آزادی ضمیر و آزادی مذہب (پاکستان کے آرڈی نینس کا مسئلہ۔ مسئلہ تکفیر)
- اسلام اور امن عالم (انگریزی تقریر)
- جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام۔
- مذاہب عالم میں رواداری کی تعلیم (سکھوں، ہندوؤں، عیسائیوں کی کتب سے پنجابی تقریر)
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (حالات حاضرہ کے متعلق)
- خلافت راشدہ کی برکات (خلافت دور اول۔ خلافت دور ثانی)
- [illegible] کا تعارف۔ قبول احمدیت کے [illegible] ایمان افروز [illegible] اسلام و احمدیت کی وسعت کے حالات و واقعات۔

مقام اجتماع

محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نوٹ

(۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جائے گا البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:- الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور - پنجاب (بھارت)